مجلۂ ادبی و تحقیقی ما کلیۂ آرتس دانشگاہ کشمیر سرینگر

دانش

نشریہ، دانشکدۂ ادبیات دانشگاہ کشمیر

Scanned by Scanner Go

Scanned by Scanner Go

دانش اندر دل، چراغِ روشن است
وز همه بد، بر تنِ تو جوشن است

دانش

شمارهٔ هشتم

سال ۱۹۸۷ء

زیر نظر:—
دکتر شمس الدّین احمد
استاد و رئیس بخشِ فارسی
دانشگاهِ کشمیر

نشر دیہ:— دانشکدهٔ ادبیّات فارسی۔ دانشگاهِ کشمیر

Scanned by Scanner Go

جملہ حقوق بحق شعبہ فارسی کشمیر یونیورسٹی محفوظ ہیں

سال اشاعت ۱۹۸۷

تعداد ۵۰۰

مطبع

قیمت

ملنے کا پتہ

شعبۂ فارسی کشمیر یونیورسٹی حضرت بل سرینگر کشمیر ہند

Scanned by Scanner Go

پیشگفتار

شعبۂ فارسی کشمیر یونیورسٹی کے لئے سال رواں کا سب سے بڑا سانحہ یہ رہا ہے کہ اس کے نشریہ "دانش" کا ایک اہم اور مستقل نام بھری جوانی میں لقمۂ اجل بن گیا۔ ہماری مراد ڈاکٹر سید محمد امین قادری سے ہے قادری صاحب مرحوم شعبۂ فارسی کے طالبعلم تھے۔ مرحوم نے اسی شعبہ میں فارسی میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری بھی حاصل کی تھی اور ستمبر ۱۹۷۹ء میں اسی شعبہ میں بحیثیت استاد آپ کا تقرر ہوا تھا اس سال کے آغاز میں ہی ۷ فروری ۱۹۸۶ء میں تقریباً ایک ماہ کی علالت کے بعد وہ ہم سے دور ہو گئے "اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ"۔

ڈاکٹر مرحوم اعلیٰ اقدار اور بہترین اخلاق و شرافت کا ایک نمونہ تھے۔ جنہوں نے اخلاق و شرافت اور گوناگوں صلاحیتوں سے اپنے لئے ایک خاص مقام حاصل کر لیا تھا۔ علمی اور ادبی کاموں کے ساتھ ساتھ شعبہ کی بہبود "دانش" کی اشاعت اور فارسی کی ترویج و تشویق میں ہمیشہ پیش پیش رہے یہی وجہ ہے کہ "دانش" کا یہ شمارہ بھی اپنے ایک مستقل استاد اور خدمتگار کی جدائی پر سوگوار ہے ہماری دعا ہے کہ خدائے برتر مرحوم کو جوار رحمت عطا کرے (آمین)۔

اس سال کا شمارہ تحقیق پر مبنی دو انگریزی مقالے اور چند اردو و فارسی مقالوں کے ساتھ قارئین کی خدمت میں حاضر ہے "دانش" کشمیر میں فارسی ادبیات پر تحقیق و تدریس کے اس جامع پروگرام سے تعلق رکھتا ہے جس پر اصل و تحقیقی اور باضابطہ کام کی اس وقت سے ہوئی جب کشمیر یونیورسٹی

Scanned by Scanner Go

میں شعبہ فارسی کا قیام عمل میں آیا اور اس شعبہ نے پروفیسر شمس الدین احمد صاحب،
جو اس وقت صدر شعبہ فارسی، ڈین فیکلٹی آف آرٹس اور ڈین کالیجز بھی ہیں کی سربراہی میں کام
کرنا شروع کیا صاحب موصوف نے کشمیر میں فارسی ادبیات اور فرہنگ و ثقافت کی اہمیت
و ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اپنے شعبہ میں اس طرح کام کروانا شروع کیا کہ کشمیر میں
فارسی ادب کے تمام ادوار کا ایک بھرپور اور مکمل جائزہ لے لیا جائے جب سارے طلبہ کے
تحقیقی مقالے مکمل ہو جائیں تو سارے تحقیقی کام سامنے رکھکر کشمیر میں فارسی ادب کی ایک مفصل
"تاریخ ادب فارسی" مرتب کردی جائے۔ توقع ہے کہ عنقریب ہی یہ کام مکمل ہو جانے کے بعد منظر
عام پر آجائے گا۔ بیشتر ادوار پر کام مکمل ہو چکا ہے بقیہ دو ادوار پر تحقیقی کام زیر تکمیل ہے۔

دانش اس سارے تحقیقی کام کا پیشرو ہے اور اس سال کے
شمارے میں فارسی کے برگزیدہ استاد جناب ولی الحق انصاری صاحب کا ایک فارسی
قصیدہ اور اردو نظم بھی شامل ہے استاد موصوف موجودہ ہندوستانی فارسی ادب میں بڑی اہمیت
کے حامل ہیں فارسی میں ان کی بے بہا خدمات کی وجہ سے حال ہی میں ان کو قومی
اعزاز دیا گیا اس بار دانش کی ایک اور اہمیت یہ ہے کہ پروفیسر شمس الدین احمد
صاحب نے دانش کے ابتدائی شماروں میں "واژہ ہای فارسی در زبان کشمیری"
کے عنوان سے کشمیری میں فارسی الفاظ کے استعمال پر الف بائی، کے تحت ایک سلسلہ
وار فہرست شایع کرنا شروع کی تھی جس کا سلسلہ گذشتہ دو شماروں میں
مصروفیات کی وجہ سے کٹ گیا تھا یہ کام دوبارہ شروع ہوا ہے اور امید ہے کہ آئندہ
دو شماروں تک اسکی تکمیل ہو کر ایک ضخیم لغت وجود میں آجائے گی جس کی
بے حد لسانیاتی اہمیت ہے۔ اس کے ساتھ ہی ان کا دوسرا مضمون "در بارۂ غزلہای
فارسی اقبال" ایک نئی فکر و نظر کا حامل ہے اقبال کے فکر و فن پر بہت کچھ لکھا جا چکا
ہے لیکن ہمارا خیال ہے کہ اقبال کی فارسی غزلیات کے بارے میں فاضل مقالہ نگار

Scanned by Scanner Go

کے اشارات ابھی تک تقریباً اچھوتے ہیں۔ خاص طور پر ان حضرات کے لئے جو فارسی سے وابستہ نہیں ظاہر ہے کہ اس مقالہ میں ڈاکٹر صاحب موصوف کے پیش نظر اقبالؒ کی فارسی شاعری ہی رہی ہے اور اقبالؒ کی غزلیہ تعبیرات و تمثیلات کو فارسی مزاج سے دوش بدوش رکھکر انہوں نے عمیق النظری کے ساتھ روشنی ڈالی ہے۔ فرقت خوقندی کی ایک ترکی غزل جو کشمیر کی کسی حسین و جمیل محبوبہ سے متعلق ہے تاریخی اطلاع اور زبان کی نزاکتوں کے لحاظ سے ایک اہم غزل ہے جس کا احساس ڈاکٹر صاحب موصوف کے ترجمے سے ہو جاتا ہے۔

ڈاکٹر آصف نعیم صدیقی صاحب نے "دانش" کے مخصوص حدود کار کو وسعت دیتے ہوئے مشہور ایرانی مثنوی نویس اور قومی شاعر حکیم ابوالقاسم فردوسی پر لکھی گئی بے شمار تحریروں اور مقالوں میں ایک اور اضافہ کیا ہے جس کے مطالعہ سے ہی اس مقالہ کی اہمیت ظاہر ہو گی یہاں یہ کہنا بیجا نہ ہو گا کہ فردوسی پر بہت طرح سے اظہار ہوتا رہا ہے اور فردوسی کی شخصیت اور مثنوی گوئی پر کثرت خیال کے باوجود مقالہ نگار نے اپنی مخصوص رائے کا اظہار کیا ہے۔

An introduction to the background of Modern Poetry (Sher-e-Nau) of Iran میں انہوں نے پہلے ان عوامل کا جائزہ لیا ہے جنکا جدید ذہن کی تشکیل میں اہم حصہ رہا ہے پھر ان عوامل کی روشنی میں ایران کی نئی شاعری (شعر نو) کے مختلف دھاروں سے بحث کی ہے اس مقالہ میں انہوں نے موضوع سخن سے آگے بڑھ کر وجودیت کے فلسفہ پر بھی بحث کی گئی ہے۔

"دانش" کا اگلا مقالہ "کشمیر ابوالفضل کی نظر میں۔ ایک تنقیدی جائزہ" کے عنوان سے ڈاکٹر محمد صدیق نیاز مند صاحب کا ہے اس میں ڈاکٹر موصوف نے پہلی بار ابوالفضل کو اس کے ذہن و آرا کے آئینے میں اسکی تحریروں کے ذریعہ سے پرکھنے کی کوشش کی ہے یہ مقالہ موصوف نے کلکتہ کے ایک سیمنار میں بھی پڑھا تھا اور ابوالفضل کے جاننے اور سمجھنے

Scanned by Scanner Go

دانوں نے اس مقالہ کی خاصی سراہنا بھی کی۔ ان کا دوسرا مقالہ کشمیر میں فارسی کی ایک اہم شخصیت خواجہ میرم بزاز کو بحیثیت شاعر اور نثر نگار متعارف کرانے کے ساتھ ساتھ ان کی شاعرانہ شخصیت اور نثر نویسی کو تحقیق کی نظر سے پیش کیا ہے اور اس پر اپنی رائے بھی قلمبند کی ہے۔ خواجہ میرم بزاز پر اس تحقیق کے ذریعہ شاعر سے متعلق نئی معلومات کے ساتھ ساتھ ان کے احوال و آثار بھی سامنے آئے ہیں اور اس طرح کشمیر کے فارسی ادب میں خواجہ میرم بزاز کی اہمیت کو ثابت کیا ہے۔

دوسرے مقالوں میں "واصل کشمیری۔ حیات اور شاعری" اور "فارسی ادب میں تحقیق و تدوین کے مسائل پر ایک نظر" کے عنوانات سے م۔م۔ مسعودی کے دو مقالے ہیں ان کا ایک اور مقالہ انگریزی زبان میں **Influences of Persian on Kashmiri culture with special reference to the language** کے عنوان سے "دانش" میں شامل کیا جا رہا ہے جو دراصل انہوں نے کشمیری میں فارسی کے اثرات پر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے ایک سیمنار میں پڑھا تھا اس مضمون میں مقالہ نگار نے کشمیری زبان اور کلچر میں فارسی زبان اور تہذیب و تمدن کے مضمر اثرات کی تلاش کے ساتھ ساتھ آخری اسلامی عہد (یعنی افغان عہد) کے فارسی شعرا کی مختصر سوانح کے ساتھ ایک فہرست بھی دی ہے دوسری چیزوں کے علاوہ کشمیری زبان میں فارسی الفاظ کے استعمال کی نشاندہی کرتے ہوئے آخر پر کشمیر کے برگزیدہ فارسی شاعروں اور ادیبوں کے جو گران قدر ادبی کارنامے دنیا کے معروف کتابخانوں میں موجود ہیں، مختلف catalogues کے ذریعہ ان کی نشاندہی کی ہے۔ انگریزی میں لکھا گیا یہ مقالہ "دانش" میں بالخصوص غیر فارسی اور غیر اردو دانوں کے لئے بھی مستفید ثابت ہو سکتا ہے اور اس طرح "دانش" کے ذریعہ ابلاغ میں ایک زبان کا بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ زیر نظر شمارہ میں موصوف کا "واصل کشمیری کی حیات اور اسلوب شعر پر تحقیق

Scanned by Scanner Go

مقالہ کشمیر کے فارسی ادب اور تذکرہ نویسوں کے لئے ایک اضافہ ہے۔ کشمیر کے فارسی ادب میں داخل ایک نئی تحقیقی سے کوشش بھلا ہے

مرزا داراب بیگ جویا فارسی کے ایک اہم شاعر گذرے ہیں ہمارے شعبہ کے ایک جونیر ریسرچ سکالر عبدالاحد رفیق صاحب نے اس موضوع پر تحقیق کے ذریعہ جویا کی شخصیت اور شاعری پر، موصوف نے ذہن رسا کے ساتھ روشنی ڈالی ہے۔

امید کی جاتی ہے کہ قارئین کرام اس ادبی اور تہذیبی خدمت کے لئے شعبہ کی ان کوششوں کو تحسین کی نگاہ سے دیکھیں گے اور اپنی آراء سے آگاہ بھی کرتے رہیں گے۔

Scanned by Scanner Go

فہرست مطالب

بخش فارسی

عنوان	اسم نویسندہ	صفحہ
۱۔ دربارۂ غزلہای فارسی اقبالؒ	پروفیسر شمس الدین احمد	۱
۲۔ قصیدہ	پروفیسر ولی الحق انصاری	۱۸
۳۔ واژہ ہای فارسی در زبان کشمیری	پروفیسر شمس الدین احمد	۲۱

حصہ اردو

عنوان	نام	
۱۔ فرقت خوقندی کی ایک ترکی غزل حسنِ کشمیر کے بارے میں	پروفیسر شمس الدین احمد	۱
۲۔ مسکن اولیاء	پروفیسر ولی الحق انصاری	۹
۳۔ حکیم ابوالقاسم فردوسی	ڈاکٹر آصف نعیم صدیقی	۱۰
۴۔ کشمیر ابوالفضل کی نظر میں	ڈاکٹر محمد صدیق نیاز مند	۲۱
۵۔ خواجہ میرم بزاز بحیثیت شاعر نثر نگار	ڈاکٹر محمد صدیق نیاز مند	۳۶
۶۔ واصل کشمیری حیات اور شاعری	م۔م۔ مسعودی	۴۸

Scanned by Scanner Go

صفحہ	نام	عنوان
۸۳	عبدالاحد رفیق	- مرزا داراب بیگ جویا کشمیری

بخش انگریزی

	Title	Authors
1.	An introduction to the background of Modern Poetry (Sher-e-Nau) of Iran	**Asif Naim Siddiqi** Reader, Deptt. of Persian
2.	Influences of Persian on Kashmiri culture with special reference to the language	**M.M. Masoodi**

Scanned by Scanner Go